الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل
روزنامہ
یوم یک شنبہ
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
لاہور
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱۰/
۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ
جلد ۵/۳۹ | ۱۰ احسان ۱۳۳۰ ہش | ۱۰ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۳۵

اخبار احمدیہ :-

درخواست دعا:۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طبیعت درمیان میں رو بصحت ہو گئی تھی۔ مگر اب پھر یکدم طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ ٹائیفائڈ میں اسہال آنے شروع ہو گئے ہیں۔ جو طبی نقطۂ نظر سے خطرناک سمجھے جاتے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ رمضان المبارک کے ایام میں اپنی خاص دعاؤں سے کام لے کر ثواب حاصل کریں۔

انتقال:- لاہور ۹ رجون۔ خاکسار کی خالہ محترمہ جو مکرم میاں مجید احمد صاحب سکرٹری مال لاہور کی والدہ محترمہ ہیں۔ آج رات ۹ بجے کالج میں میرے ہاں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ کل ۱۰ رجون بروز اتوار صبح ۸½ بجے کالج میں ہی ہو گا۔ (سلطان محمود شاہد) ٹی۔ آئی کالج لاہور

آبادان کے تیل کی تقسیم کے متعلق حکومتِ ایران کی طرف سے برطانیہ کیساتھ گفت و شنید پر آمادگی کا اظہار

طہران ۹ رجون۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت ایران نے آبادان کے تیل کی تقسیم کے متعلق برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ آج حکومت کے ایک ترجمان نے اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے سلسلے میں تازہ ترین صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ برطانیہ کی طرف سے تین ہفتے پہلے جو مراسلہ موصول ہوا تھا۔ اس کا جواب ابھی تک نہیں بھیجا گیا ہے۔ کمپنی کے وفد کے ساتھ جب بات چیت ختم ہو جائیگی۔ تب اس مراسلہ کا جواب ارسال کیا جائے گا۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے نمائندے پرسوں یہاں پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے کہ بدھ کے روز سے گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے کارخانوں پر قبضہ کرنے کے لئے جو تین افراد کا بورڈ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے باقی ممبر اور ان کا امدادی اسٹاف بھی آج جنوبی ایران روانہ ہو گیا۔ بورڈ کے سیکرٹری مسٹر حسین مکی نے کہا ہے۔ کہ حکومت کمپنی کے کارخانوں اور مشینوں وغیرہ پر قانون کے مطابق ہی قبضہ کرے گی۔

مشرقی پاکستان میں عام انتخابات ۱۹۵۳ء کے اوائل میں ہوں گے

کراچی ۹ رجون۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے آج یہاں ایک پریس ملاقات کے دوران میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ مشرقی پاکستان میں آئین ساز اسمبلی کے عام انتخابات ۱۹۵۳ء کے اوائل میں ہونگے۔ ترقی کی سکیموں کے لئے مرکز سے جو ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی امداد ملی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ یہ رقم طبی کاموں اور صحت عامہ کے انتظامات کی توسیع پر خرچ کی جائیگی۔ نیز اس میں سے تعلیم کو عام کرنے اور دیہاتی علاقوں میں ریڈیو سیٹ لگانے کے لئے بھی کچھ روپیہ مخصوص کیا جائے گا۔ آپ نے اس الزام کی پر زور تردید فرمائی۔ کہ مشرقی بنگال میں لیاقت نہرو معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ وہاں اس معاہدہ پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہے۔ آپ آج رات کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔

دنیا کا سب سے طاقتور ٹیلی ویژن

گلاسگو۔ ۹ رجون گلاسگو سے ۷ میل کے فاصلہ پر دنیا کا سب سے طاقتور ٹیلی ویژن ٹرانسمٹر بنایا جا رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ سال کے اوائل میں اس کا استعمال شروع ہو جائے گا۔ ۳۵ لاکھ کی آبادی کے علاقہ میں اس کے پروگرام دیکھے اور سنے جا سکیں گے۔ تیار ہونے پر اس کا ایک ستون ۷۵۰ فٹ بلند ہوگا۔ اور ۵۰ کیلو ویٹ کی طاقت کی اس سے لہریں پیدا ہوں گی۔ (اسٹار)

برصغیر روانہ ہونے سے قبل

نیویارک۔ ۹ رجون۔ اپنی روانگی دکشمیر کے جملہ انتظامات مکمل کرنے کی غرض سے جمعیت اقوام کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں آپ دس روز قیام کریں گے۔ آپ نے ایک بیان ۴ مئی، ہندوستانی اخبارات کی اس خبر کو غلط بتایا ہے۔ کہ انہوں نے برصغیر آنے کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔

سٹرلنگ فاضلات کے متعلق مذاکرات

لاہور ۹ رجون۔ سٹرلنگ بقایا جات کی ادائیگی کے متعلق برطانیہ اور پاکستان کے درمیان اگلے ہفتے لندن میں بات چیت شروع ہونے والی ہے۔ پاکستانی وفد کے لیڈر وزیر خزانہ آنریبل مسٹر غلام محمد ہوں گے۔ خیال ہے کہ وفد ۱۳ رجون کو کراچی سے لندن روانہ ہو جائیگا۔ سٹرلنگ بقایا جات کی ادائیگی کے متعلق موجودہ معاہدے کی مدت ۳۰ رجون کو ختم ہو رہی ہے۔

مصنوعی ریشہ کی پیداوار میں اضافہ

روم ۹ رجون۔ ریون (Rayon) مصنوعی ریشہ بنانے والی اطالیہ کی ممتاز کمپنی "سنیا وسکوسا" کی ۱۹۵۰ء کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال ساری دنیا میں ۶۰ء۱۰۹۱۵۰۰۰ کیلو ریون کا ریشہ اور دھاگا تیار کیا گیا۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ غالباً اس سال پیداوار ۱۸۰ کروڑ کیلو تک پہنچ جائیگی۔ (اسٹار)

کراچی ۹ رجون۔ اردن کے قومی دن کے سلسلے میں پیغام تہنیت بھیجنے پر شاہ اردن نے گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ برگزیدہ کرام اور چیدۂ اعیان ہیں۔ ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپ کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں۔ اللہ کی قسم آنحضرتؐ شاہی دربار کے سب سے اعلیٰ افسر کی طرح ہیں۔ اور آپ ہی کے ذریعہ سے دربارِ سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے۔ آپ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں۔ اور روحانی لشکر کو آپ ہی کے وجود پر ناز ہے۔ آپ ہر آگے بڑھنے والے مقرب سے افضل ہیں۔ اور فضیلت کا مدار خوبیوں پر ہوتا ہے۔ نہ کہ زمانہ پر۔" (آئینہ کمالات اسلام)

مشرق وسطیٰ کی خبریں

صنعا ۹ رجون۔ حکومت کی طرف سے جو تعلیمی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ یمن کے ثانوی اور ابتدائی سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک لاکھ چالیس ہزار ہے۔

بیروت ۹ رجون۔ عرب امریکی تیل کمپنی کا تعلیمی مرکز عنقریب نیویارک (امریکہ) سے لبنان کے قدیم شہر سیڈون میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اس مرکز میں کمپنی کے امریکی ملازمین کو عربی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

دمشق ۹ رجون۔ امید ہے شام اور لبنان کے درمیان جلد ہی ایک نیا اقتصادی معاہدہ ہو جائے گا۔ طویل گفت و شنید کے بعد معاہدے کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔

قاہرہ ۹ رجون۔ مصر میں آجکل ٹینس کے ایک ایسے کھلاڑی کی تلاش جاری ہے۔ جو بین الاقوامی مقابلوں میں کامیابی کے بعد عالمی چیمپین کا اعزاز حاصل کر سکے مصری لان ٹینس ایسوسی ایشن ایسا نادر روزگار کھلاڑی تلاش کرنے کی خاطر وسیع پیمانے پر٭

"جیٹ" لڑاکا طیاروں کی تلاش

لندن ۹ رجون۔ امریکی فضائیہ کو ایسے "جیٹ" لڑاکا طیارے کی تلاش ہے۔ جو موجودہ تمام طیاروں سے زیادہ بہتر ہو۔ اسے امید ہے کہ برطانیہ ایسے طیارے مہیا کر سکتا ہے۔ امریکی فضائیہ کے تکنیکی ماہرین اس وقت انگلستان آئے ہوئے ہیں۔ اور برطانوی کارخانوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ جہاں انہیں طیارہ سازی میں ترقی کی نئی خفیہ دریافتوں سے باخبر کیا جا رہا ہے۔ امریکہ میں اس وقت بھی لائسنس کے تحت متعدد قسم کے برطانوی جیٹ انجن تیار کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

٭ نوعمر کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کا جائزہ لے رہی ہے۔ منتخب کھلاڑی کو اپنی صلاحیتیں مزید اجاگر کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں اور مراعات بہم پہنچائی جائیں گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳-عـ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"ساری دنیا میں صرف قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے جہاں وہ لوگ جو دین کے نگران ہیں وہ تو حاکم ہیں لیکن انگریزی دان پروفیسر ان کے ماتحت ہیں۔ یہ ایک ایسی امتیازی خصوصیت ہے جو دنیا میں کسی اور مقام کو حاصل نہیں۔ پس جہاں سوسائٹیوں اور جماعتوں کا مقصد اوّل یہ ہوتا ہے کہ یورپ کے فلسفہ کی اسلام پر فوقیت ثابت کریں وہاں ہماری جماعت کا مقصد اوّل یہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی حکومت دنیا میں قائم کرے اور یورپ کے فلسفہ کا جھوٹا ہونا ثابت کرے۔ اس لئے ہماری ہدایت کے ماتحت جو پروفیسر کام کریں گے۔ درحقیقت وہی ہیں جو یورپ کے پیدا کردہ شبہات کا ازالہ کریں گے۔"

(منقول از الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۴۷ء)

نوٹ:- ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی کا داخلہ شروع ہے اور ۱۴ر جون تک جاری رہے گا۔

پرنسپل

حلقہ رتن باغ میں درس القرآن

امسال حلقہ رتن باغ (سول لائن) میں رمضان المبارک کے لئے نماز تراویح۔ درس القرآن۔ درس الحدیث کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے۔ نماز فجر کے بعد مکرم حافظ مرزا ناصر احمد صاحب درس حدیث اور نماز ظہر کے بعد درس قرآن کریم مولوی محمد اعظم صاحب دیتے ہیں۔ تلاوت ایک پارہ مولوی عبدالسلام صاحب خاقر درس سے پہلے کرتے ہیں۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد ۹ بجے کے قریب حافظ اشفاق احمد صاحب تراویح پڑھاتے ہیں۔ احباب اس نادر موقع سے نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ اپنے گردوپیش کے خدام و انصار کو تا بالالتزام بیدار کر کے مسجد میں لانے کی کوشش جاری رکھیں۔ خاکسار حافظ عبدالسمیع

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا و صدقہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق رمضان المبارک میں خاص طور پر احباب دعا فرمائیں۔ جماعت احمدیہ ربوہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے چھ بکرے صدقہ دیئے۔ اس میں حلقہ ب نے خاص طور پر کوشش کی جزاھم اللہ احسن الجزاء

جلال الدین شمس جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ربوہ

اعجاز نصر اللہ صاحب کہاں ہیں؟

اعجاز نصر اللہ صاحب چودہ پندرہ دن سے بھاگے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں جس دوست کو بھی معلوم ہو کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ فوراً دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کو اطلاع دیں

(دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

انہدام مسجد سمندری کے متعلق اظہار غم و غصہ

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور

"مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور کا یہ غیر معمولی اجلاس احرار کے سمندری میں احمدیوں کی مسجد جلانے کے ناپاک فعل پر افسوس اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ نیز مجلس احرار کے یوم تشکر کے موقع پر احرار لیڈروں کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور اس کے موجودہ قابل احترام امام کے متعلق بد کلامی کے شرمناک فعل پر اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس گورنمنٹ پاکستان سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے مفسد عناصر کی سرگرمیوں کا تدارک کرے۔ اور ملک میں فرقہ وارانہ جذبات کو پھیلنے سے روکے۔

سیکرٹری جنرل مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج لاہور۔

راولپنڈی

مورخہ ۲ر ماہ جون ۵۱ء بروز ... بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت امیر جماعت منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی حکومت پاکستان کے جملہ ذمہ دار ارکان کی توجہ احرار کی تخریبی کارروائیوں کی طرف منعطف کراتی ہے۔ اس مفسد گروہ نے جماعت احمدیہ کے مقابل پر ہر جگہ فتنہ اور فساد پیدا کر کے ملک کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔ ان کے نام نہاد لیڈر عوام کو شرارت پر اکساتے ہیں۔ حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کی مساجد جن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذکر بلند ہوتا ہے۔ جلانے اور گرانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ چنانچہ اسی سکیم کے ماتحت حال ہی میں سمندری ضلع لائل پور میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو احراریوں نے جلا دیا۔ جماعت ایسی ناپاک حرکات کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ اگر اس گروہ کی امن شکن حرکات کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو ان لوگوں سے خطرہ ہے۔ کہ ملک میں سخت فساد پیدا کریں گے۔

(۲) حکومت کو چاہیئے۔ کہ سمندری کی مسجد کو آگ لگانے والوں کو پوری پوری سزا دے۔ تاکہ آئندہ ایسی قبیح حرکات کا اعادہ نہ ہو۔

(۳) قرار پایا کہ اس اجلاس کی کارروائی کی نقول اخبار الفضل لاہور۔ گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ انسپکٹر جنرل صاحب پولیس لاہور۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لائل پور اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس لائل پور کی خدمت میں بھیجی جاویں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

احمد پور شرقیہ

(۱) لائل پور اور سمندری میں احرار نے احمدیوں پر پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت حملے کر کے اور سمندری کی مسجد احمدیہ کو آگ لگا کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اگر حکومت نے ایسے شرانگیز عنصر کو دبانے کے لئے فوری قدم نہ اٹھایا۔ تو فرقہ وارانہ فسادات کی آگ سارے پاکستان میں پھیل جائیگی۔ لہذا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے موثر کارروائی کا خواہاں ہے۔

(۲) یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و سب انسپکٹر صاحب پولیس سمندری کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انہوں نے بروقت احمدیوں کی امداد کی۔ اور مزید نقصان سے بچایا۔

چوہدری رحمت اللہ آڑھتی احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

جماعت احمدیہ احمد نگر

مورخہ ۲۹/۵/۵۱ کو مسجد احمدیہ احمد نگر میں جماعت احمدیہ احمد نگر کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا۔ قریشی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے تقاریر فرمائیں۔

تقاریر کے بعد ذیل کے ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے:۔

(۱) جماعت احمدیہ احمد نگر کا یہ ہنگامی اجلاس حکومت پاکستان سے پُر زور اپیل کرتا ہے کہ وہ مسجد احمدیہ سمندری کو گرانے والے اور جماعت احمدیہ کے چند مخلصین کو زخمی کرنے والے احراریوں کو ان کی اس غیر اسلامی اور قبیح حرکت پر سخت سزا دے تاکہ دوسروں کے لئے عبرت کا باعث ہو۔

(۲) یہ اجلاس پاکستان کے اہل انصاف اور خاص طور پر پنجاب کے امن پسند باشندوں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ ہر جگہ احرار کے اس شرمناک فعل کی پُر زور مذمت کریں۔

(۳) یہ اجلاس حکومت کے ان شریف اور مخلص افسران اور ان کے عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اپنے فرائض کا کامل احساس رکھتے ہوئے اس ناپاک سازش کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کی۔

(۴) یہ بھی متفقہ طور پر پاس ہوا۔ کہ اس ریزولیوشن کی ایک نقل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور ایک ایک نقل سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس وزیر اعظم صاحب پنجاب اور اخبار "الفضل" کو بھجوائی جائے۔

محمد بشیر شاد سیکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ احمد نگر۔

روزنامہ — الفضل — لاہور

۹ر جون ۱۹۵۱ء

ہمارے بزرگ ہیں نہ کہ احراریوں کے

روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۹ر مئی ۱۹۵۱ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"لاہور ۹ر جون ڈاکٹر خالد حسن ابھی ابھی بالاکوٹ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد سے تشریف لائے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مرزائی یہاں حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہما کے مزار پختہ بنوا رہے ہیں۔ اور ان مزاروں پر کتبے بھی نصب کر رہے ہیں۔ اس حرکت سے یہ مرزائی یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ مرزا غلام احمد کے جنم لینے کی پیشگوئی کر چکے ہیں۔ ایک کتبہ تو مقامی مسلمانوں نے اکھاڑ کر دریائے کنہار میں پھینک دیا ہے۔ مگر دوسرا حکومت سرحد کے بعض عہدہ داروں کی مدد سے برقرار رہا ہے۔ علاقہ کے لوگ مرزائیوں کے اس اقدام سے سخت مضطرب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ان شہید رہنماؤں کے نزدیک قبر کا پختہ بنایا جانا ناجائز ہے تو انہیں حضرت سید احمد صاحب کی قبر پختہ کرنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے؟ اس کے علاوہ ان قبروں کی طرف متوجہ ہونے والے یہ کون ہیں؟ کتبے کے نیچے قاضی محمد یوسف احمدی پشاور منجانب جماعت احمدیہ سرحد ۱۳۶۷/۱ بھی مرقوم ہے۔ عام مطالبہ یہ ہے حکومت سرحد اس اہم معاملے کی طرف فی الفور توجہ کرے۔ اور مرزائیوں کو اس قسم کی حرکتوں سے حکماً روک دے۔"

(اسپیشل رپورٹر)

(زمیندار ۹ر جون ۱۹۵۱ء)

"آزاد" احراریوں کے ترجمان نے اپنے خاص بازاری فحش طرازی کے انداز میں اس خبر کی بناء پر ایک مقالہ بھی سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس کے لئے ہم آزاد کو ع

ہم گفتنی و خورسندم جزاک اللہ نکو گفتی

کہتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ یہ وہی شہدائے کرام علیہم السلام ہیں۔ جن کے اپنے متعلق بھی اور جن کے ساتھی علماء کے متعلق بھی احراری قسم کے مولویوں نے کفر و ارتداد کے فتوے دیئے ہوئے ہیں۔ قریباً وہی الزامات لگائے ہوئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر آج احراری یا ہمچو قسم دیگر مولوی لگاتے ہیں۔ ان الزامات میں سے (۱) ختم نبوت کا انکار اور (۲) توہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ دیکھو فتوے (کتاب الحسام الحرمین صفحہ ۱۰۰)

اس قسم کے سینکڑوں فتوے ان شہداء کرام علیہم الرحمۃ اور ان کے ساتھی علماء دیوبند وغیرہ کے متعلق پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑی تو پیش کئے جائیں گے۔

اس لئے

آپ کے علمائے کرام کے فیصلہ کے مطابق تو عرض ہے کہ یہ شہداء کرام علیہما الرحمۃ ہم عاجز احمدیوں ہی کے بزرگ ثابت ہوتے ہیں۔ آپ کے نزدیک تو وہ بھی کافر و مرتد تھے۔ اور ہم بھی کافر و مرتد ہیں لہذا

الکفر ملة واحدة

برادران عزیز۔ اگر قاضی محمد یوسف احمدی نے ان شہداء کرام کے مزارات بنوائے ہیں۔ تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہمارے ہی بزرگ تھے۔ اگر آپ کے بزرگ ہوتے تو آپ پہلے ہی ان کے مزارات نہ بنا دیتے۔ باقی جو سلوک احراری قسم کے لوگوں نے ان شہدائے کرام کے ساتھ انکی زندگی میں کیا۔ وہ "آزاد" مورخہ ۹ر جون ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۲ پر درج ہے۔ اس میں سے ہم مندرجہ ذیل اقتباس بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔

"سید احمد رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد اسمٰعیل شہید مجاہدین کا گروہ لے کر سکھ حکومت کے خلاف جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ پہلے سندھ گئے وہاں کچھ عرصہ قیام کیا۔ اور اس دور میں انہوں نے پند و نصائح وعظ اور درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ سندھ کے ہزاروں لوگ اس سے متاثر ہوئے۔ انہوں نے سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مجاہدانہ زندگی گزارنے کا عہد کیا۔ اس عہد کرنیوالوں میں حروں کے آباؤ اجداد اور ان کے راہنما بھی تھے۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ جو اس مضمون کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اگر مجھے مہلت ملی۔ اور تحریک مجاہدین کی مفصل تاریخ لکھنے کا موقعہ ملا۔ تو اس پر پوری روشنی ڈالی جائے گی۔ سندھ سے مجاہدین کا یہ گروہ غزنی اور قندھار سے ہوتا ہوا یاغستان میں آیا۔ اور اس طرف سے سکھ حکومت کے ساتھ جنگوں کا سلسلہ شروع کیا۔ ہر میدان، ہر حملہ اور ہر لڑائی میں سکھوں کو شکستیں ہوئیں حتی کہ سکھ شمال مغربی سرحدی صوبہ کو خالی کر کے اٹک سے اس پار آ گئے۔ اب سید احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صوبہ سرحد میں حکومت الٰہیہ قائم کر کے لاہور پر فیصلہ کن حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کیں۔

ادھر خود غرض امراء نے امن عدل و انصاف اور مساوات کو برداشت نہ کیا۔ وہ اندر ہی اندر سازشوں میں مصروف ہو کر عوام کو اپنے نجات دہندہ کے خلاف مشتعل کرنے لگے۔ عوام شیطان امراء کے فریب میں آ کر اپنی جنت ڈھانے لگے۔ سرحدی شہروں کی سازش مکمل ہو گئی۔ اور ایک ہی رات میں تمام سرکردہ مجاہدین جو مختلف شہروں دیہاتوں اور قصبوں میں علم دین سکھانے درس قرآن دینے اور زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر تھے قتل کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صحابہ کرامؓ کے بعد قائم ہونے والا حکومت الٰہیہ کا یہ نظام پریشان ہو کر رہ گیا۔" (آزاد ۹ر جون ۱۹۵۱ء)

کیا اب بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ یہ شہداء کرام رحمۃ اللہ علیہما احراریوں کے پیشواؤں کے نزدیک ایسے ہی گردن زدنی اور کشتنی تھے۔ جیسے کہ احراریوں کے نزدیک ہم عاجز احمدی ہیں۔ کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ ہمارے بزرگ تھے نہ کہ احراریوں کے۔ "زمیندار" کی مندرجہ بالا خبر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ احراریوں کے بزرگ نہیں تھے۔ ورنہ سید صاحب کے مزار کا کتبہ اکھاڑ کر دریا کنہار میں کیوں پھینکتے۔ یہ تو صاف احراری بغض ظاہر کرتا ہے،

اظہار عقیدت

مکرم مقبول احمد صاحب لنڈن

لو آج مجھے کچھ جذباتِ قلبی کی حکایت کرنا ہے
اسلام کے غلبہ کے حق میں اظہارِ عقیدت کرنا ہے

وہ باغ جسے اپنوں نے ہی ویران و بیاباں کر چھوڑا
اب ہم نے اس کو بہاروں سے آباد بکثرت کرنا ہے

گو اس کی ظاہر حالت پر اک یاس کا عالم چھایا ہے
اس یاس کے عالم کو اب پھر تبدیل بہ نصرت کرنا ہے

گو آج کلی مرجھائی ہے گو آج عنادل چپ چپ ہیں
ان باغوں میں پھر بلبل کو اظہارِ مسرت کرنا ہے

اک ظلمت ہے جو چاروں طرف چھانے پہ تُلی بیٹھی ہے یاں
اک ہم ہیں کہ اب اس ظلمت کو انوارِ صداقت کرنا ہے

اس عزم و ارادہ کا ایفا کرنا ہے بظاہر ناممکن
اس ناممکن کو اب ممکن بادستِ کرامت کرنا ہے

ہو عشقِ خدا دل میں جو شاں مخلوق سے ہمدردی پیہم
اور نیم شبی آہوں سے بپا اک شورِ قیامت کرنا ہے

اس حسنِ حقیقی کے دَر پر مقبول سبھی آ جائینگے
پر ہم کو بھی اس حسن کا اب اعلاں بہ صراحت کرنا ہے

فلسطین کا پس منظر!

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل سابق مبلغ شام)

گذشتہ سے پیوستہ

مسئلہ فلسطین اور آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں

فلسطین پر برطانوی انتداب کا زمانہ جب ختم ہونے کو آیا۔ اور ملک میں فسادات نے امن کو برباد کر دیا۔ مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے سب کوششیں ناکام ہو گئیں۔ اس لئے حکومت نے یہ مسئلہ مجلس اقوام متحدہ کے سامنے پیش کر دیا۔ چنانچہ مسئلہ فلسطین دوسرے دور میں داخل ہو گیا دنیا کے سیاستدانوں اور انصاف پسند اشخاص کی نگاہیں مجلس اقوام متحدہ کی طرف لگی ہوئی تھیں ہاں وہ مجلس جس کے قیام کا مقصد دنیا میں امن کا قیام ہے پسماندہ اقوام اور کمزور ممالک کو ترقی دینا اور مظلوم کی مدد کرنا ہے۔ یہ مسئلہ مجلس اقوام متحدہ میں ۱۹۴۷ء کے آخر میں پیش ہوتا ہے عرب ممالک نے اپنے قابل ترین سیاستدانوں۔ لیکچراروں کو اس اجلاس میں بھیجا۔ تاکہ وہ مسئلہ فلسطین کا کما حقہ دفاع کر سکیں اس اجلاس میں ہمارے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو مدلل اور مبسوط تقریر کی۔ وہ ایک تاریخی تقریر کہلاتی ہے۔ آپ کی تقریر جہاں قانونی موشگافیوں اور منطقی استدلال کی حامل تھی۔ وہاں عربوں کے مطالبات اور حقوق کو تاریخی سیاسی۔ اقتصادی ثقافتی اجتماعی جغرافیائی اور لسانی لحاظ سے برحق اور جائز ثابت کیا گیا تھا۔ اور آپ نے عربوں کے جذبات اور احساسات کی صحیح ترجمانی کی تھی بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں اور انصاف پسندوں کے قلبی جذبات کو پیش کیا تھا۔ مجھے شام۔ لبنان عراق۔ شرق الاردن۔ فلسطین اور مصر کی متعدد معزز شخصیتوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا ہے وہ سب آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اس تقریر میں بین الاقوامی سیاست کے ماہرین کی آراء کو اگر یکجا جمع کیا جائے۔ تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار نے تحریر کیا۔ کہ آپ کی تقریر کے بعد ایک تعطل سا پیدا ہو گیا۔ اکثر ممبران پر سکتہ سا طاری ہے۔ اور اس سلسلہ میں اظہار خیالات کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ امریکہ کا نمائندہ رائے زنی کرنے پر آمادہ نہ تھا۔ روسی نمائندہ نے اپنی روش کا اظہار نہ کیا۔ نامہ نگار نے اس موقعہ پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کیا۔ کہ اس سے پہلے اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں اس قسم کے واقعہ کی نظیر نہیں ملتی۔

[illegible] ہو گیا

"پاکستان عربوں کا بہترین دوست ہے سر محمد ظفر اللہ خان نے ہمارے کیس کی عمدہ وکالت کی ہے۔ اور ظفر اللہ ایک معزز اور باوقار عالم ہے" (الایام دمشق)

عرب لیگ نے قائد اعظم مسٹر جناح مرحوم کو شکریہ کی تاریں ارسال کیں۔ سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل نے کہا

"اگر تقسیم فلسطین کی تجویز ناکام ہو گئی تو محمد ظفر اللہ خان کا یادگاری مجسمہ بنایا جائے گا"

شامی حکومت نے آپ کو اس نمایاں خدمت کے پیش نظر بیش قیمت "امیر میڈل" پیش کیا۔ اس اعزازی اور قیمتی میڈل کے متعلق شامی گورنمنٹ کا یہ قانون ہے کہ یہ صرف کسی حکومت کے بادشاہ یا پریذیڈنٹ کو ملنا چاہیئے مگر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو ان کی عظیم الشان خدمت کے پیش نظر یہ اعزاز دیا گیا۔ اور آپ نے پاکستان کی عزت کو چار چاند لگا دیئے عرب اخبارات نے چوہدری صاحب موصوف کو ان کی اس تقریر پر خراج تحسین پیش کیا۔ اور پاکستان کو ایسے قابل مدبر۔ بین الاقوامی سیاسیات کے ماہر اور ذہین شخصیت پر مبارکباد دی۔

دسمبر ۱۹۴۷ء کے اختتام پر شامی یونیورسٹی میں معززین شام کے سامنے آپ نے ایک تقریر کی جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ مجلس اقوام متحدہ میں فلسطین کا مسئلہ کن مراحل میں سے گزرا۔ اور اپنے تاثرات بیان کئے میں خود اس لیکچر میں موجود تھا۔ دمشق کے مشہور لیکچرار اور فصیح اللسان ادیب ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی نے اس موقعہ پر کہا۔ کہ

"عربوں کا ہر بچہ۔ جوان اور بوڑھا ظفر اللہ خان کو فراموش نہیں کر سکتا"

جب آنریبل چوہدری صاحب لیک سیکسس سے دمشق پہنچے تو شامی حکومت کے نمائندگان فلسطین کے عربوں کی ہائی کمیٹی اور اخبارات کے نمائندگان نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کو شامی گورنمنٹ کے سابق پریذیڈنٹ السید شکری بے القوتلی نے اپنے خاص نمائندہ کی معرفت اپنے محل میں بلوا بھیجا تھا۔ جب ہی چوہدری صاحب موصوف پریذیڈنٹ کے خاص وسیع ملاقاتی کمرہ میں داخل ہوئے۔ تو شکری بے نے بلند آواز سے عربوں کی عادت کے مطابق کہا۔

"اھلاً و سھلاً و مرحبا"

بعد ازاں گفتگو فلسطین کے حالات پر ہوتی رہی اور دوران گفتگو میں پریذیڈنٹ نے فرمایا۔

"اشکرکم باسمی و باسم حکومتی و باسم العرب و باسم سائر المسلمین"

میں آپ کا اپنی طرف سے اپنی حکومت اور عالم عربی و اسلامی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چوہدری صاحب نے اس موقعہ پر جو جواب دیا وہ آپ کی سیرت کا آئینہ دار ہے۔

"مسئلہ فلسطین کا دفاع ہر مسلمان کا فرض ہے اس لئے شکریہ کا سوال نہیں۔ میں نے مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ کام کیا ہے"

پریذیڈنٹ نے جب یہ جواب سنا۔ تو اس کے چہرے پر جہاں تعجب کے آثار نمودار ہوئے وہاں مسکراہٹ بھی تھی۔ اور کہا۔

"لاشک دفاع عن فلسطین من واجبات المسلمین"

بلاشبہ دفاع فلسطین مسلمانوں کے فرائض میں سے ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد یہ یقین ہو چکا تھا۔ کہ تقسیم فلسطین کی تجویز ناکام ہو گئی ہے۔ مگر زبردست سازشوں اور منصوبوں نے یہودی سکیم اور خواہش کو کامیاب کر دیا۔ صدر اسمبلی نے رائے شماری ۲۶ نومبر ۱۹۴۷ء سے ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء تک ملتوی کر دی۔ اس عرصہ میں امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بعض نمائندگان پر ان کی حکومتوں کی مدد سے دباؤ ڈالا۔ عربوں کے حامی نمائندوں میں سے ۴ نمائندے فریق ثانی کے حق میں ہو گئے۔ تقسیم فلسطین کے حق میں امریکی۔ یہودی اور برطانوی سازش کامیاب ہو گئی۔ اور تقسیم فلسطین کا فیصلہ صادر کیا گیا۔ تمام عرب ممالک اور پاکستان کے نمائندگان نے متفقہ اس فیصلے کے خلاف اپنی آراء کا اظہار کیا۔ برطانوی نمائندہ اس موقعہ پر غیر جانبدار رہا۔ اس فیصلے کے لئے جو فیلڈ تیار کی۔ کھلاڑیوں کو چنا گیا۔ گول کرتے وقت بال اپنے فریق کے کسی شخص کی طرف پھینک دیا۔ اور اس نے گول کر دیا۔

مسلم لیگ اور فلسطین

فلسطین کے مسئلہ پر مسلمانان ہند نے اپنے جن خیالات و افکار کا اظہار کیا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فلسطین میں یہودی حکومت کا قیام بہت خطرہ کا باعث یقین کرتے تھے۔ علامہ اقبال اور قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کے بیانات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کو فلسطینی سیاسیات کے متعلق عام معلومات تھیں اور برطانیہ و امریکہ کی یہود سے ہمدردی کو وہ عالم اسلامی کے لئے انتہائی خطرہ گردانتے تھے۔

علامہ اقبال کا ایک خط

۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو علامہ اقبال نے قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کو حسب ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔

"فلسطین کے حالات مسلمانوں کے قلوب کو بہت بے چین کئے ہوئے ہیں عوام سے رابطہ پیدا کرنے کا بہت اچھا موقعہ ہے۔ ایسے معاملات کی خاطر جو اسلام اور ہندوستان دونوں پر اثر انداز ہوں جیل خانے میں جانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مشرق کے عین باب الداخلہ پر مغربی محاذ کی تعمیر دونوں کے لئے خطرہ کا موجب ہے"۔ (حیات محمد علی جناح)

علامہ اقبال کا آخری فقرہ آپ کے عظیم الشان تفکر و تدبر اور دور رس نگاہ پر دلالت کرتا ہے۔ واقعات نے بتلا دیا۔ کہ علامہ موصوف کی رائے سو فی صدی درست ثابت ہوئی۔ اگر پاکستان کے مسلمانوں نے فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام کے خطرہ کی اہمیت کو محسوس نہ کیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ "سیاسی تفکیر" میں کمزور ثابت ہوں گے۔ مگر میرا یقین ہے کہ وہ سمجھتے ہیں۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کا جو پہلا عوامی اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح نے اس مسئلہ پر خاص توجہ دی چنانچہ مسٹر عبد الرحمن صدیقی کی تحریک پر مندرجہ ذیل تجویز منظور ہوئی۔

"آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس حکومت برطانیہ کو آگاہ کرتا ہے۔ کہ اگر وہ بیت المقدس میں یہودیوں کی حمایت کی پالیسی سے باز نہیں آئے گی۔ تو اسلامی ممالک کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے ہندوستان کے مسلمان بھی برطانیہ کو اسلام کا دشمن تصور کریں گے اور مجبوراً اس کے رد عمل کے لئے مذہب کی ہدایت کے مطابق ان کو کوئی اور پالیسی اختیار کرنی پڑے گی"۔ (حیات محمد علی جناح)

۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مسلم لیگ نے قاہرہ کانفرنس میں اپنا ایک وفد بھیجا۔ جو عبد الرحمن صدیقی چوہدری خلیق الزمان اور مولوی مظفر الدین پر مشتمل تھا۔ اول الذکر دونوں اصحاب اس سلسلے میں لندن بھی تشریف لے گئے۔ اور فلسطین کے سلسلے میں انہوں نے اچھی خدمات سرانجام دیں۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کے طول و عرض میں "یوم فلسطین" منایا گیا۔

قائد اعظم محمد علی جناح کی تقریر

۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء کو مسلمانان بمبئی کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں قائد اعظم نے تقریر کی۔ جس کا ملخص یہ ہے "فلسطین اس وقت ایک تاریک اور نازک زندگی کے دور سے گزر رہا ہے۔ جب ۱۹۱۴ء کی لڑائی شروع ہوئی تو برطانوی حکومت نے نہایت سنجیدگی سے وعدے کئے۔ کہ اگر وہ اس کی مدد کریں گے۔ تو ان ممالک میں جنگ کے بعد خود مختار اور آزاد حکومتیں قائم کی جائیں گی۔

ان ملکوں میں فلسطین بھی تھا۔ ان تمام ملکوں نے اپنا خون بہا کر اور اپنی جانیں نچھاور کر کے انگریزوں کی امداد کی۔ مسلمان قوم سادہ لوح اور مخلص ہے۔ یہ قوم دغا اور وعدہ خلافی کے نام سے آشنا ہے۔ مسلمان جو وعدہ کر لیں۔ پھر اسکو دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ وہ اپنی جان دے دیتے ہیں۔ مگر اپنے الفاظ نہیں دیتے۔ جب جنگ ختم ہو گئی اور برطانوی حکومت کو قدرت نے فتح کا منہ دکھایا۔ تو ان ملکوں نے اپنی آزادی اور خودمختاری کا حسب وعدہ مطالبہ کیا۔ مگر وہ وعدہ و پیمان شرمندہ وفا نہ ہو سکے۔ ان سادہ لوح عربوں کے آزادی و خودمختاری کے خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے عرب ملکوں کے حصے بخرے کر دیئے گئے۔ کچھ فرانس نے سنبھالے کچھ انگریزوں نے۔

(حیات محمد علی جناح)

پھر قائداعظم محمد علی جناح نے کہا:-

یہودیوں کو آباد کرنے کے لئے کیا دنیا کے تختہ پر صرف فلسطین کا چھوٹا سا علاقہ ہی ان لوگوں کی نظر پڑا۔ صدر ٹرومین کہ امریکی حکومت اور برطانوی حکومت امریکہ یا کینیڈا میں کیوں آباد نہیں کرتی وہ ممالک تو فلسطین کے مقابلہ میں کئی گنا بڑے ہیں اگر ان کو ہمدردی ہے تو امریکہ کی سرزمین میں انکو بآسانی آباد کیا جا سکتا ہے۔ آسٹریلیا کا اتنا بڑا براعظم بنجر پڑا ہے وہاں آباد کرنا چاہیئے صرف فلسطین پر سارا ملبہ کیوں گرایا جا رہا ہے (حیات محمد علی جناح)

تقسیم فلسطین۔ آخر مجلس اقوام متحدہ نے فلسطین کو یہود اور عرب ریاستوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ دو ریاستیں دو بڑے حصوں پر مشتمل نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فلسطین کو آٹھ حصوں پر مشتمل کر دیا گیا۔ جیسا کہ نقشہ سے واضح ہے۔

فلسطین کے بہترین میدانی اور ساحلی علاقے یہودیوں کو دے دیئے گئے۔ جو زیادہ سرسبز اور شاداب ہیں۔ عربوں کو مشرقی حصہ اور کچھ وسطی حصہ دیا گیا۔ جو خشک اور بنجر ہے اور ساحلی علاقہ عربوں کو نہ ہونے کے برابر دیا گیا۔ اہم ترین اقتصادی وسائل یہودی ریاست کو سونپ دیئے گئے۔ فلسطین کی بہترین بندرگاہ حیفا یہودیوں کو دیدی گئی۔ جس کا براہ راست تعلق یورپ سے ہے۔ اس تقسیم کو علاقہ وار یوں بیان کیا جا سکتا ہے

عرب علاقہ

۱۔ یروشلم کے اردگرد کا علاقہ

۲۔ شمال میں ناصرہ اور صفد کا درمیانی علاقہ

۳۔ غزہ کے ساتھ کا ساحلی علاقہ اور مصر کی سرحد پر واقع تھوڑا سا علاقہ۔ نیز یافہ کا نہ ہونے کے برابر تھوڑا سا علاقہ۔

یہودی علاقہ

۱۔ جنوبی فلسطین کا سارا علاقہ جو بہت وسیع ہے۔

۲۔ تل ابیب سے حیفا تک کا ساحلی علاقہ

۳۔ مشرقی گلیل کا علاقہ

۴۔ یروشلم اس وقت تک مجلس اقوام متحدہ کے ماتحت ہے اور وہاں مشترک آبادی مقیم ہے۔ مگر زیادہ اثر وہاں یہودیوں کا ہے۔ اور اس کا مستقبل خطرہ میں ہے۔

جس شخص نے فلسطین کو دیکھا ہے۔ اور وہاں کے اقتصادی حالات سے واقف ہے۔ وہ یقیناً اس رائے کا اظہار کرے گا۔ کہ جمہوریت کے اصولوں کو بالکل نظرانداز کیا گیا۔ جن علاقوں میں عربوں کی غالب اکثریت ہے۔ ان کو بھی یہودی حکومت میں شامل کیا گیا۔ مشرقی گلیل میں ۸۷ ہزار عرب آباد ہیں۔ اور یہودی صرف چند ہزار۔ مگر پھر بھی اسے یہودی ریاست میں شامل کیا گیا۔ میں ذاتی معلومات کی بناء پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ مندرجہ تقسیم میں ہر علاقہ ہمارے پاکستان کی ایک ایک تحصیل کے برابر ہو گا اور پھر یہ مختصر علاقہ ایک دوسرے کے ساتھ ملحق بھی نہیں۔ اسلئے یہ کوئی پائیدار حکومت نہیں بن سکتی اس تقسیم سے دفاعی اور جنگی خطرات کیا ہیں۔ اسے میں اسرائیلی خطرات کے عنوان کے تحت بیان کروں گا۔

ولادت

بدرالدین احمد صاحب ناظم تربیت و تبلیغ ۱۰۱ کرٹری روڈ کلکتہ ۱۷ کو خدا تعالے نے ۱۳/۱۴ مئی کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے نصیرالدین نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور احمدیت کے لئے بابرکت وجود ثابت ہونے کی دعا فرمائیں۔

پاکستان اور ہندوستان کے احباب کو اطلاع

از مکرم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

اکثر دوست پاکستان و ہندوستان سے دعائیہ خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ جن میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ آپ بھی دعا کریں اور درویشوں میں بھی دعا کے لئے تحریک کریں۔ ایسے جملہ دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے دعائیہ خطوط کے مطابق روزانہ تحریک دعا ہر دو مساجد (مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ) میں کر دی جاتی ہے۔ اور حتی الوسع ایسے خطوط کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ لیکن بعض دوستوں کے خطوط جو قریباً روزانہ یا دوسرے تیسرے روز آتے ہیں۔ ان کا جواب ساتھ ساتھ نہیں بلکہ ہفتہ عشرہ میں ایک بار دیا جاتا ہے لیکن دعا کی تحریک باقاعدہ خط آنے پر کر دی جاتی ہے۔

بعض دوست میرے نام براہ راست اور بعض بواسطہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و محاسب صاحب ربوہ رقوم بھیجتے ہیں۔ جن میں سے بعض بطور امداد درویشان ہوتی ہیں اور تحریر ہوتا ہے کہ ہمارے لئے دعا کرائی جائے اور بعض رقوم برائے عقیقہ آتی ہیں کہ جانور خرید کر قادیان میں عقیقہ کا گوشت درویشوں کو کھلا دیا جائے۔ اسی طرح بعض رقوم صدقات کی آتی ہیں۔ کہ ان سے جانور خرید کر ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا جاوے۔ ان تمام صورتوں میں اطلاع آنے پر دوستوں کی فرمائش کی تعمیل کر دی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی دعا کا اعلان بھی کر دیا جاتا ہے۔

لیکن اب میں نے بعض مصالح کی بناء پر یہ طے کیا ہے کہ ایسی تمام رقوم کے متعلق ہر ماہ ایک بار اخبار میں گوشوارہ کی صورت میں اعلان کر دیا جایا کرے۔ تاکہ رقوم بھجوانے والے دوستوں کے لئے بطور رسید کے بھی ہو اور اگر کوئی رقم نہ پہنچ سکے تو متعلقہ دوست تحقیق کر سکیں۔ نیز جماعت کے دوسرے تمام مخلصین کے لئے بھی یہ اعلان بطور تحریک ہو۔ کہ وہ درویشوں کو نیز ایسے دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں سوا ایسے تمام دوست جو اس قسم کی رقوم بھجواتے ہیں۔ اگر مرسلہ رقم کے متعلق کوئی غلطی ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اصلاح کر دی جایا کرے۔

گوشوارہ رقوم مرسلہ ماہ اپریل ۱۹۵۱ء

نمبر شمار	نام مرسل	رقم
۱	اہلیہ مکرم شیخ محمد سعید صاحب ۱۵ برکت علی لمیٹڈ لاہور (برائے عقیقہ محمود احمد و شمیم اختر۔ تین بکرے دو محمود احمد کی طرف سے اور ایک شمیم اختر کی طرف سے عقیقہ کر دیا گیا ہے اور بقیہ رقم سے بموجب ہدایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بزرگان کی دعوت کی گئی۔)	۱۰۰-۰-۰
۲	عبدالحمید صاحب جنجوعہ A.O.W.M.N.P.R. کوئٹہ (برائے عقیقہ عزیزہ طاہرہ۔ عقیقہ کیا گیا اور دعا کرائی گئی)	۲۵-۰-۰
۳	محترمہ سیدہ خاتون صاحبہ نتھا پور بھاگلپور سٹی (یہ رقم محترمہ نے اپنے گمشدہ بھائی کی واپسی پر بطور شکرانہ بھجوائی ہے۔ جزاہا اللہ)	۵-۰-۰
۴	ڈاکٹر محمد یونس صاحب حیدرآباد دکن (بطور صدقہ)	۱۶-۰-۰
۵	خواجہ محمد رشید صاحب ربوہ (برائے صدقہ بکرا)	۳۰-۰-۰
۶	سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ (" " ") (دو بکرے صدقہ دیئے گئے)	۳۰-۰-۰
۷	ماسٹر قمر علی صاحب جماعت احمدیہ سمبلپور اڑیسہ (امداد درویشاں)	۲-۰-۰
۸	مکرمی نورالدین صاحب سکندرآباد (" " ")	۸-۰-۰
	(" " ")	۱-۰-۰

اعلان منجانب دارالقضاء

محترمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب پسر ملک سلطان علی صاحب سابق ذیلدار کھوکھر غربی ضلع گجرات نے خاوند کی عدم توجہ کے باعث خلع کی درخواست دی ہے۔ ملک مبارک احمد صاحب کو معمولی طریق سے تاریخ سماعت کی اطلاع دینے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ اس تنازع کے فیصلہ کے لئے بتاریخ گیارہ جولائی ۱۹۵۱ء صبح آٹھ بجے دارالقضاء میں تشریف لا دیں۔ ورنہ یکطرفہ سماعت کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ (ناظم احمدیہ دارالقضاء ربوہ ضلع جھنگ (پاکستان))

رمضان المبارک کے احکام

(رقم فرمودہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

آج سے ۲۶ برس قبل ۲۶ مارچ ۱۹۲۵ء کو حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مستورات کے جلسہ میں ذیل کی تقریر فرمائی تھی جسے افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے:۔

دوسرے پارہ کے ساتویں رکوع کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ آج کی تقریر کا منشاء یہ ہے کہ چونکہ کل رمضان کا مہینہ شروع ہو جائے گا اس واسطے روزوں کے متعلق بعض احکام سنائے جائیں۔

روزہ فرض ہے

سب سے پہلا مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے کہ روزہ ایک فرض ہے اور ایسا فرض ہے کہ ہر ایک عورت اور مرد پر فرض ہے۔ فرض کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ جس کے چھوڑنے سے انسان ایسا گنہگار ہو جاتا ہے کہ مستحق سزا ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے لئے جائز ہوتا ہے کہ اس کو سزا دے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص جو صحیح اور تندرست ہو اگر جان بوجھ کر ایک روزہ بھی چھوڑ دے اور پھر ساری عمر روزے رکھتا جائے تو بھی اس ایک روزہ کے چھوڑنے کا یہ بدلہ نہیں ہو سکتا۔ پس روزہ ہر مرد و عورت پر فرض ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کو جان بوجھ کر بغیر کسی مجبوری کے چھوڑ دے۔

خدا تعالےٰ اسی رکوع میں جو میں نے ابھی پڑھا ہے پہلی آیت میں فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے اوپر روزہ فرض کر دیا گیا ہے پس روزہ ایک فرض ہے

سحری نہ کھانے سے روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا

اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ روزے دار کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ سحری کے وقت ضرور کھانا کھائے۔ یہ جائز نہیں کہ سحری کے وقت اگر کوئی سویا رہے اور کھانا کھانے کے لئے نہ اٹھ سکے تو روزہ بھی چھوڑ دے۔ بلکہ رمضان کے دنوں میں صبح سے شام تک کھانا اور پینا حرام ہے سوائے اس شخص کے جو سفر پر ہو یا مریض ہو۔ اس کے علاوہ ہر مسلمان . . . . . . کے لئے دن کے وقت کھانا پینا حرام ہے۔

مسافر اور بیمار کے روزے

دوسرا مسئلہ روزہ کے متعلق یہ ہے کہ یہ ایک ایسا فرض ہے کہ بیمار اور مسافر پر بھی ہے یہ اس وقت فرض نہیں جب کہ وہ سفر کی حالت میں ہو۔ یا بیمار ہو۔ لیکن جب وہ سفر سے واپس آ جاتا ہے یا بیماری سے تندرست ہو جاتا ہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ روزہ رکھے اور جتنے روزے اس سے چھوٹ گئے ہیں ان کو بعد میں پورا کرے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ رکھتا ہے تو اس کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ فلاں شخص نے سفر میں بھی روزہ نہیں چھوڑا۔ آپ نے فرمایا کیا وہ شخص خدا تعالےٰ کو زبردستی راضی کرنا چاہتا ہے پس جیسا کہ روزہ تندرست اور مقیم کے لئے رکھنا ضروری ہے ویسا ہی وہ شخص جو سفر میں ہو یا بیمار ہو اس کے لئے روزہ رکھنا مکروہ ہے

بچہ کو دودھ پلانے والی عورت کا روزہ

پھر جو عورت دودھ پلانے والی ہو یعنی اس کا بچہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کا دودھ پیتا ہو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے۔ کیونکہ اس طرح سے بچے کو نقصان پہنچتا ہے اور وہ دودھ کے کم ہو جانے کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ ہاں ایسی عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلا دیا کریں۔ حاملہ عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ اگر ایک عورت کو ایک سال حمل ہے تو اگلے دو سال بچہ کو دودھ پلائے گی اور اس طرح اس کے تین سال کے روزے رہ جائیں گے جو کہ خود رکھ کر پورے ہونے مشکل ہیں۔

دائم المریض اور حاملہ

پھر بیمار اور مسافر کے لئے تو یہ حکم ہے کہ وہ جب بیماری سے تندرست ہو جائے اور سفر سے واپس آ جائے تو روزے رکھ لے۔ لیکن دائم المریض اور حمل والی عورت جس کو روزوں کے رکھنے کا موقع ہی نہ ملے۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک مسکین کو ہر روز کھانا کھلا دیا کریں۔ لیکن جس کو اتنی بھی طاقت نہ ہو۔ وہ اگر مسکین کو کھانا نہ دے اور نہ روزہ رکھے تو اس کے لئے حرج نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے کسی حکم میں اتنی سختی نہیں رکھی کہ اگر بندہ اس کو نہ کر سکتا ہو تو بھی اس کے نہ کرنے پر سزا دے۔

روزہ کا وقت

تیسرا مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے کہ روزے کے شروع ہونے کا وقت وہ ہے جبکہ مشرق کی طرف سے صبح کی روشنی ظاہر ہو۔ اس لئے ہر ایک روزہ دار کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ جب رات کی سیاہی سے صبح کی روشنی ظاہر ہو تو کھانا پینا اور مرد و عورت کا تعلق چھوڑ دے۔ اور روزے کو ختم اس وقت کرنا چاہیئے جبکہ سورج غروب ہو جائے۔ رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا۔ اس لئے سورج کی ٹکیہ غائب ہونے کے بعد سے صبح کی روشنی ظاہر ہونے تک سب کام کر سکتا ہے جو دوسرے ایام میں کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن روزے کی حالت میں کھانا اور پینا حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی بھول کر کچھ کھا لیتا ہے۔ یا پانی پی لیتا ہے۔ تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ صرف اس وقت روزہ ٹوٹ سکتا ہے جبکہ جان بوجھ کر کھا پی لیا جائے۔

رمضان میں تلاوت قرآن و نوافل

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ روزوں کے مہینہ کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ روزوں کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن شریف اتارا گیا۔ اور چونکہ یہ ایسا متبرک مہینہ ہے کہ قرآن کریم کو اس کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں قرآن شریف بہت پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ بعض دفعہ تین دن میں تمام قرآن شریف آپؐ نے ختم کیا۔ اس لئے اس مہینہ میں خاص طور پر قرآن شریف کو زیادہ پڑھنا چاہیئے۔ دوسرے اس مہینہ کے ساتھ نماز کا بھی خاص تعلق ہے۔ اس واسطے اس میں نوافل پڑھنے چاہئیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اس ماہ میں انکساری کے ساتھ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔ نوافل انسان رات کے پہلے حصہ میں بھی پڑھ سکتا ہے اور پچھلے وقت بھی لیکن پچھلی رات کا پڑھنا پہلی سے زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ پھر نوافل جماعت کے ساتھ مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اکیلا اگر پڑھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ عورتوں کے لئے چونکہ زیادہ تر گھر میں ہی موقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ گھر میں پڑھ لیں۔

روزوں میں دعائیں

پانچواں مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے کہ روزہ میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی صفت ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ اور بندہ بھی چونکہ ان دنوں میں کھاتا اور پیتا نہیں اس لئے وہ خدا تعالےٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کہ میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

روزوں میں صدقہ

چھٹا مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے کہ روزوں میں صدقہ کرنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی صدقہ دیا کرتے تھے لیکن رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر زیادہ صدقہ دیتے تھے۔ اور صدقہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے جب بندہ اس مہینہ میں دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ دعائیں کرتا ہے اور نمازیں بھی زیادہ پڑھتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ صدقہ بھی زیادہ دے۔

اعتکاف

ساتواں مسئلہ رمضان کے متعلق یہ ہے کہ روزوں کے درمیان ایک عبادت اعتکاف آتی ہے۔ یعنی انسان کچھ روز مسجد کے اندر رہے اور ہر وقت خدا تعالےٰ کے ذکر میں مشغول رہے۔ سوائے کسی بڑی حاجت یا ضرورت کے باہر نہ جائے۔ یعنی اگر کوئی ایسا شخص جس کے لئے کوئی کھانا وغیرہ لانے والا نہیں ہے وہ اپنا کھانا وغیرہ لانے کے لئے باہر چلا جائے۔ تو وہ جا سکتا ہے۔ اعتکاف عورتیں بھی اگر پردے کا انتظام ہو تو بیٹھ سکتی ہیں۔

اعتکاف بیٹھنے کے متعلق یہ ہے کہ وہ رمضان کے ہر عشرہ میں جائز ہے۔ خواہ کوئی پہلے عشرہ میں بیٹھے یا درمیانی میں یا آخری میں بیٹھے۔ لیکن آخری عشرہ میں بیٹھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ کیونکہ لیلۃ القدر جس میں کہ زیادہ دعائیں قبول ہوتی ہیں اسی مہینہ میں آتی ہے اور عموماً آخری عشرہ اور طاق راتوں میں آتی ہے۔

پس روزوں کے متعلق یہ مسائل ہیں کہ روزہ رکھنا فرض ہے اس کو بہانے سے ٹالنا گناہ ہے۔ اور کھانے پینے سے بھی دوسروں کے سامنے پرہیز کی جائے تاکہ رمضان کا ادب قائم رہے۔ ہاں جس نے دوسروں کو یہ دکھلانا ہو کہ بیمار یا مسافر ہونے کی وجہ سے میں روزہ نہیں رکھ سکا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے کھانا کھائے یا پانی پیئے۔ (باقی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے ۲۶ رمئی ۱۹۵۱ء کو پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ حضور انور نے اس کا نام "آمنہ" تجویز فرمایا۔ جملہ احباب بچی کے نیک، واقف و خادم دین ہونے اور لمبی عمر پانے کے لئے دعا فرمائیں

محمد ابراہیم خلیل از ربوہ شریف

مورخہ ۵ رجون۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ زچہ کی صحت کاملہ کے لئے اور بچی کی درازی عمر اور خادمہ احمدیت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد بشیر آزاد آبادی)

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اللہ تعالےٰ نے چوتھا فرزند عطا فرمایا۔ نصر اللہ خاں نام تجویز کیا گیا ہے احباب نومولود اور اس کے سابقہ تین بھائیوں کے لئے درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالرحمٰن مبشر بلاک جی ڈیرہ غازیخان

اعلان دارالقضاء

(حصہ داران ہینڈ لومز فیکٹری کوئٹہ کو اطلاع)

بمطالبہ شیخ عبدالعزیز صاحب ملتانی از ڈاکٹر عبدالحق خان صاحب وغیرہ حصہ داران ہینڈ لومز فیکٹری کوئٹہ، کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اس کے لئے جولائی ۱۹۵۱ء کی ۱۸ تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ فریقین مقررہ تاریخ پہ پہنچکر پیروی کریں۔ ورنہ سماعت یکطرفہ کی جائیگی۔ نوٹ:۔ چونکہ افراد متعلقہ کی تعداد زیادہ ہے۔ اور بعض کا پتہ بھی معلوم نہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دینا پڑی ہے۔

فریقین کے اسماء درج ذیل ہیں

فریق اوّل:۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ملتانی (یہ صاحب چونکہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کے ورثاء کی طرف سے ان کے مختار شیخ عبدالاحد صاحب آف کوئٹہ پیروی کریں گے)

فریق ثانی:۔ (۱) ڈاکٹر عبدالحق خان صاحب مرحوم (اب ان کے ورثاء ان کے قائم مقام ہوں گے)

(۲) صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالحق خان صاحب مرحوم (۳) مبین الحق صاحب نابالغ بتولیت ڈاکٹر صاحب مرحوم (۴) نصیر الحق صاحب برادر زادہ ڈاکٹر صاحب مرحوم نابالغ۔ بتولیت ڈاکٹر صاحب مرحوم (۵) شیخ کریم بخش صاحب (۶) شیخ محمد شریف صاحب (۷) شیخ محمد حنیف صاحب (۸) زبیدہ نسرین اہلیہ ملک کرم الہٰی خان صاحب وکیل (۹) خالد محمود الہٰی صاحب پسر ملک کرم الہٰی صاحب وکیل (نابالغ بتولیت والد خود) (۱۰) نجیب الدین احمد صاحب نابالغ بتولیت والد خود قاضی شریف الدین احمد صاحب (۱۱) نعیم الدین احمد صاحب، نابالغ بتولیت والد خود قاضی شریف الدین احمد صاحب (۱۲) محمودہ آصف صاحبہ اہلیہ ملک عطاء محمد صاحب (۱۳) شیخ فضل حق صاحب (۱۴) رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب (۱۵) عبدالسمیع صاحب پسر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب (۱۶) رفیق احمد صاحب نابالغ بتولیت والد خود نذیر احمد صاحب (۱۷) محمد عبداللہ ڈار صاحب (۱۸) مرزا محمد صادق صاحب (۱۹) محمد سعید صاحب

نوٹ ۱:۔ معاہدہ شراکت میں ان تمام کی سکونت کوئٹہ درج ہے۔ نوٹ ۲:۔ اوپر کی فہرست میں سے نابالغ ورثاء کی طرف سے نیز ممبر کی طرف سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ پیروی کریں۔ نوٹ ۳:۔ جو صاحب خود نہ آسکیں وہ اپنا باقاعدہ نمائندہ بھیج سکتے ہیں۔ اور جو صاحب کسی صورت میں بھی پیروی نہیں کریں گے۔ وہ خود اپنا حق کھو دیں گے۔ نوٹ ۴:۔ اس نزاع میں حصہ الف کے فیصلے کے خلاف اپیل پر غور کرنے کے لئے قاضیاں مرافعہ اولیٰ نے یہ تاریخ مقرر کی ہے۔ (ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ)

رقوم بلاتفصیل کے متعلق ضروری اعلان

مندرجہ ذیل رقوم عرصہ تین ماہ سے زائد کی بلاتفصیل میں پڑی ہیں۔ ان کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے متعلقہ احباب جماعت کی خدمت میں پہلے بھی اخبار الفضل مورخہ ۱۴-۳-۵۱ کے ذریعہ درخواست کی گئی تھی کہ ان رقوم کی تفاصیل ارسال فرمادیں۔ لیکن تاحال ان کی طرف سے تفصیل نہیں آئی۔ اب ایک بار پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر اعلان ہذا کی اشاعت کے ایک ماہ کے اندر ان کی طرف سے ان رقوم کی تفاصیل حاصل نہ ہوئیں۔ تو بمطابق فیصلہ مجلس مشاورت یہ رقوم چندہ عام میں منتقل کردی جائیں گی۔ اور اس طرح اگر ان احباب کے حسابات میں کسی قسم کی خرابی واقع ہوئی۔ تو اسکی ذمہ داری صرف ان اصحاب پر ہوگی۔ جنہوں نے ان رقوم کی تفاصیل ارسال کرنے میں سستی سے کام لیا۔ (ناظر بیت المال)

نمبر	کوپن نمبر	نام پتہ مرسل	رقم (روپے۔ آنے۔ پائی)
۱	۱۶۰۱ / ۲۹-۱۲-۵۱	ڈاکٹر محمد احمد صاحب سول لائن لاہور	۹۸۹-۱۴-۰
۲	۲۶۱۳ / ۳۰-۱-۵۱	چوہدری محمد افضل صاحب سیکرٹری مال جماعت نسیم آباد اسٹیٹ سندھ	۸۸-۰-۰
۳	۲۹۸۶ / ۲۲-۲-۵۱	چوہدری محمد افضل صاحب " " " "	۶۶-۰-۰
۴	۲۹۹۸ / ۲۲-۲-۵۱	صوبیدار سردار خانصاحب کمیلا شرقی پاکستان	۱۲-۰-۰
۵	۵۰۸۸ / ۲۷-۲-۵۱	محمد علیصاحب مارکیٹ روڈ نواب شاہ سندھ	۲۰۰-۰-۰
۶	۹۲۶۸ / ۲۵-۶-۵۰	چوہدری چراغ دین صاحب چک ۱ دھرکانہ	۱۰۰-۰-۰
۷	۱۲۷۷ / ۵-۷-۵۰	چوہدری عبدالمجید صاحب چک ۷۶/4.R بہاولپور	۶۵-۰-۰
۸	۱۸۸۲ / ۳۰-۷-۵۰	عبدالحکیم صاحب سیکرٹری مال حلقہ گنج	۶۰-۰-۰
۹	۱۹۸۰ / ۵-۸-۵۰	رحمت اللہ صاحب چک ۲۷۵ رکھ ضلع لائلپور	۷۹-۰-۰
۱۰	۲۰۰۸ / ۷-۸-۵۰	حافظ عبدالحکیم صاحب کلاتھ مرچنٹ دادو سندھ	۵۰-۰-۰
۱۱	۵۱۰ / ۱۳-۹-۵۰	محمد اقبال خانصاحب سیکرٹری مال کنری سندھ	۳-۰-۰
۱۲	۲۶۵ / ۲۰-۹-۵۰	مولوی جلال الدین صاحب ضلع گجرات	۳۲-۳-۰
۱۳	۲۸۵۷ / ۱۰-۱۰-۵۰	خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب بمقام دریامال ڈاکخانہ کریالہ ضلع جہلم	۵-۰-۰
۱۴	۱۳۴۴ / ۴-۱۲-۵۰	واحد بخش صاحب اشرف شاہ سٹیشن ملتان	۴۰-۰-۰
۱۵	۳۷۸۶ / ۱۰-۱۲-۵۰	عبدالقیوم خان صاحب شیخ پور پشاور	۵۰-۰-۰
۱۶	۳۸۷۴ / ۱۲-۱۲-۵۰	کنسٹیبل پولیس محمد ابراہیم صاحب ۱۶۱۸ ایل چناب بی ٹی روڈ گجرات	۱۵-۰-۰
۱۷	۳۹۱۰ / ۱۳-۱۲-۵۰	چوہدری خان صاحب چک ۷۲/4.R ریاست بہاولپور	۲۰-۰-۰
۱۸	۱۳۹۳ / ۱۸-۱۲-۵۰	میاں فضل الدین صاحب منڈی بہاء الدین گجرات	۲۷-۰-۰
۱۹	۱۸۴۲ / ۳۰-۱۲-۵۰	محمد الدین صاحب چک ۹۴ ج۔ب ضلع لائلپور	۸۶-۰-۰
۲۰	۲۷۵۲ / ۷-۱۰-۵۰	چوہدری سعید احمد صاحب محمود نگر لاہور	۷۴-۴-۰
۲۱	۲۲۲۶ / ۲۲-۱-۵۱	خدا بخش صاحب باغبانپورہ لاہور	۲۶-۱۱-۰

(ناظر بیت المال)

اتحادیوں کی طرف سے کوریا میں نیا حملہ شروع کرنے کی تیاریاں

ٹوکیو ۹ جون۔ جنرل جارج مارشل وزیر دفاع امریکہ آج ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ ٹوکیو پہنچ گئے۔ بعد کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ وزیر دفاع امریکہ نے محاذ جنگ پر اڑان کی اور اقوام متحدہ کی تمام بری فوجوں کے کمانڈروں کے ساتھ تبادلہ افکار کیا۔ یہ کانفرنس انتہائی خفیہ تھی۔ اس کانفرنس میں لفٹیننٹ جنرل رجوے سپہ سالار اعظم جنرل جیمز وان فلیٹ کمانڈر آٹھویں امریکی فوج نے بھی شرکت کی۔ جنرل جارج مارشل کے دورہ کے متعلق کامل رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ بھی نہیں بتایا کہ کانفرنس کہاں منعقد ہوئی اور اس کا مقصد کیا تھا۔ واشنگٹن کا وہ حلقہ جس کا تعلق دفتر دفاع امریکہ سے ہے تو انہوں نے ایک بیان میں بتایا کہ جنرل جارج مارشل کے اس دورہ کے بعد اچانک اقوام متحدہ کی فوجیں حملہ شروع کر دیں۔ سرکاری حلقوں میں اس دورہ کے متعلق کامل رازداری سے کام لیا جا رہا ہے کہ مارشل جارج کا دورہ فوجی نوعیت کا ہے اور وہ اپنے ہمراہ وہ ہدایات بھی لے گئے جو امریکہ کے چیف آف دی سٹاف جنرل لاؤٹن کولینز نے مرتب کر رہے ہیں۔

جارج مارشل کا بیان

ٹوکیو ۹ جون۔ جنرل جارج مارشل نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ۳۸ ویں متوازی لائن اور اسی قسم کے دوسرے سوالات بالکل بے معنی ہیں۔ فوج سے بہت ہی کوشش کام لیا جائے گا۔ اب ۳۸ ویں متوازی لائن تو صرف بات ہی بن کر رہ گئی ہے۔ سوال کیا گیا کہ کیا متارکہ جنگ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اس سوال کا جواب واشنگٹن سے پوچھا جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں ٹیکسوں کی بھرمار

راولپنڈی ۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر میں محصول چنگی کی پابندی رفع کر دینے کا یہ نتیجہ نکلا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھی اس امر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ محصول کی تمام پابندیاں دور کر دی جائیں۔ مہاراجہ گورنمنٹ جو ریاست کا نظم و نسق چلا رہی ہے۔ اسے بہت زیادہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے بجائے کسٹم کم کرنے کے بہت سی اشیاء پر محصول چنگی زیادہ کر دیا ہے۔ لوگوں کی اس وقت حالت یہ ہے کہ وہ ان کسٹموں کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ بارہا انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں۔ لیکن حکومت نے ابھی تک ایک قدم بھی ایسا نہیں اٹھایا۔

ہندوستان ریلوے پر بیالیس ۴۲ کروڑ روپیہ خرچ کریگا

دہلی ۹ جون۔ ہندوستان کی سٹینڈنگ فائنینس کمیٹی نے ہندوستانی ریلوں کے خرچ کرنے کے لئے ۴۲ کروڑ روپے کی رقم منظور کی۔ یہ خرچ ۲۲۷ انجنوں۔ آٹھ ہزار ویگنوں اور ۱۴۰۰ ریل کے ڈبوں پر سنہ ۱۹۵۲-۵۳ء کے دوران میں خرچ کیا جائے گا۔

ریل کے ڈبے پرانے ڈبوں کی بجائے دوگنی تعداد میں تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ یہ پروگرام تیسرے درجے میں بھیڑ بھاڑ کم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

بمبئی ۹ جون۔ ہندوستان کی حکومت نے پانچ آدمیوں اور سائنسدانوں کو روس جانے کی اجازت نہیں دی۔ جن لوگوں کو اجازت نہیں دی گئی۔ ان میں مشہور اخبار بلٹز کے ایڈیٹر مسٹر کرنجیا بھی ہیں۔

پنجاب مسلم لیگ کے انتخابات کی تاریخیں

لاہور ۹ جون۔ مجلس عاملہ پنجاب مسلم لیگ کی نگران کمیٹی نے صوبہ مسلم لیگ کے انتخابات کے لئے مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر کی ہیں۔

(۱) ابتدائی لیگوں کے انتخابات ... سے ۲۵ جولائی ۱۹۵۱ء تک عذرداریاں اور فیصلے ۲۶ جولائی سے ۳۱ جولائی ۱۹۵۱ء تک۔

(۲) شہر و تحصیل لیگ کے انتخابات یکم اگست سے ۷ اگست ۱۹۵۱ء تک عذرداریاں اور فیصلے ۸ اگست سے ۱۳ اگست ۱۹۵۱ء تک۔

(۳) شہری و ضلع لیگوں کے انتخابات ۱۴ اگست سے ۱۸ اگست ۱۹۵۱ء تک عذرداریاں اور فیصلے ۱۹ اگست سے ۲۱ اگست ۱۹۵۱ء تک۔

(۴) صوبہ مسلم لیگ کے انتخابات ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء۔ مسلم لیگ کی رکنیت کی فہرستیں صدر دفتر صوبہ مسلم لیگ میں موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان فہرستوں کی ضرورت ہو تو وہ ہر دو سو اراکین کے ناموں پر آٹھ آنے جمع کرا کر یہ فہرستیں حاصل کر سکتے ہیں۔

لاہور میں دہی کے نرخ

لاہور ۹ جون۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دہی کی زیادہ سے زیادہ قیمت مقرر کر دی ہے۔ چنانچہ ۹ جون سے لاہور میں دہی دس آنے سیر کے حساب سے فروخت کی جائے گی۔ سیر ۱۶ چھٹانک کا ہوگا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کرانے کیلئے ان کے ساتھ تعاون کریں۔

اشتراکی ہندوستان کی سرحدی ریاستوں میں شورش پیدا کرینگے

لندن ۹ جون۔ چینی اشتراکی حملہ کی مزید تیاریوں نے کوریا میں جنگ ختم ہونے کی امید کو بہت کم کر دیا ہے۔ ہانگ کانگ کی تازہ ترین اطلاعات اور چین کے داخلی پراپیگنڈے کی خبروں سے مبصرین کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ پیکنگ کا موجودہ رجحان قطعاً غیر مصالحانہ ہے۔

"مغربی حملہ آوروں" کے خلاف جنگ جاری رکھنے کا شدت سے پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور عوام پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ کوریائی مہم کے اسلحوں کے لئے وہ عطیئے اور چندے دیں۔ ساتھ ہی روسی امداد میں اضافہ کے امکان کی طرف بھی اشارہ کیا جا رہا ہے۔ سرکاری مبصرین کو توقع ہے کہ آئندہ چند مہینوں میں چین اپنی جارحانہ سرگرمیاں اور بھی بڑھا دیگا جس کی وجہ کچھ تو یہ ہوگی کہ وہ ملک میں ہونے والے واقعات سے عوام کی توجہ ہٹائے رکھنا چاہتا ہے۔ اور کچھ وجہ روس کی یہ ہدایت ہوگی کہ مغربی طاقتوں کو مشرق بعید میں الجھتا ہوا رکھا جائے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جن علاقوں میں چین کی سرگرمیاں خطرناک حد کو پہنچ جائیں گی۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔ تبت جس پر مکمل قبضہ اور نگرانی کی جانے والی ہے۔ اور جس کے بعد ہندوستان کی سرحدی ریاستوں کے خلاف شورش بھی متوقع ہے۔ برما اور ہند چینی جہاں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ماؤزے تنگ نے ہوچی منہہ کو مزید امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ (اسٹار)

مصری تجاویز کا برطانوی جواب

لندن ۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کی جوابی تجاویز کا برطانوی جواب برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ کو روانہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن سفیر کو اس کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ یہ جواب مصری حکومت کو دینے کی تاریخ وہ خود مقرر کریں گے۔

جواب کی نوعیت یا اسکے متن کے متعلق یہاں کچھ نہ بتایا گیا ہے۔ اور نہ بتایا جائیگا۔ (اسٹار)

دمشق ۹ جون۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ شام لبنان کو ایک نوٹ روانہ کرے گا جس میں شامی علاقہ میں ایک لبنانی گشتی دستہ کے داخل ہو جانے کے مبینہ الزام کے متعلق احتجاج کیا جائیگا۔ (اسٹار)

عراق اور مصر کی جہاز ران کمپنی

بغداد ۹ جون۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ عراق کے مصری سفیر نجیب الراوی نے اپنی حکومت کو ایک تجویز پیش کی ہے کہ ایک عراقی اور مصری جہاز ران کمپنی بنائی جائے اور اس کمپنی کا کنٹرول ایک مصری جہاز ران کمپنی عراق کی کھجوروں کی کمپنی اور عراق کے صنعتی بنک کے ہاتھوں میں رہے۔

معلوم ہوا ہے کہ عراقی حکومت نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ کیونکہ عربوں کی جہاز ران کمپنی اس اجارہ داری کو ختم کر دے گی جو آجکل عراق سے سامان لانے اور پہنچانے میں غیر ممالک کی کمپنیوں کو حاصل ہے۔ (اسٹار)

مصر میں مکانات کی تعمیر کا منصوبہ منظور کر لیا گیا

اسکندریہ ۹ جون۔ مصری کابینہ نے اس عوامی تعمیری سکیم کو منظور کر لیا ہے۔ جسے مصری وزیر ڈاکٹر احمد حسین پاشا نے پیش کیا تھا۔ ڈاکٹر احمد حسین پاشا نے اسٹار کو بتایا کہ یہ سکیم مرتب کرتے ہوئے ان کے پیش نظر اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا منشور تھا۔ جس میں یہ دفعہ موجود ہے کہ مکان کو غذا کے بعد انسان کی سب سے اہم ضرورت تصور کیا جانا چاہیئے۔

شامی فوج کیلئے رضاکار

دمشق ۹ جون۔ حلب میں رہنے والے ۴۰۰ جوان صحت مند عرب پناہ گزینوں نے شامی فوج میں بھرتی ہونے کی رضاکارانہ پیشکش کی ہے۔ شام کے فوجی حکام ان کی درخواستوں پر غور کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

مصر حفاظتی کونسل کی رکنیت حاصل کریگا

نیویارک ۹ جون۔ یہاں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۵۲ میں ترکی کی مدت ختم ہونے پر حفاظتی کونسل میں مصر کی امیدواری کی امریکہ بھی حمایت کرے گا۔ اس سال کے اوائل میں مصر کی جگہ پر ترکی نے یہ نشست حاصل کی تھی۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴